روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸۱ جمعرات ۱۱ رجب ۱۴۱۵ھ ۱۵ فتح ۱۳۷۳ ہش ۱۵ دسمبر ۱۹۹۴ء

محترم نسیم مہدی صاحب کی شادی

○ محترم نسیم مہدی صاحب امیر و مربی انچارج کینیڈا کی شادی بہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ النصیر شریف صاحبہ بنت حضرت مولانا محمد شریف صاحب (وفات یافتہ) مورخہ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے تلاوت کی جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو تحریک جدید کے سبزہ زار میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ سالانہ لندن ۱۹۹۴ء کے موقع پر محترم نسیم مہدی صاحب کا نکاح بچی کی طرف سے اپنی ولائت میں پڑھا تھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے گا اس کے گناہ بخش دوں گا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی بد ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۳۱-۲۳۰)

وحدت کو قائم کرو اور باہم کشمکش نہ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

دیکھو تمہارے تعلقات تمہارے چال چلن۔ شادی و غمی۔ حسن معاشرت۔ تمدن۔ سلطنت کے ساتھ تعلقات غرض ہر قول و فعل آئندہ نسلوں کے لئے ایک نمونہ ہو گا پھر کیا تم چاہتے ہو کہ رحمت اور فضل کا نمونہ تم بنو یا لعنت کا۔ پس دعائیں کرو کہ تم جو اس پاک چشمہ پر پہنچے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے سیراب کرے اور عظیم الشان فضل اور خیر کے حاصل کرنے کی تمہیں توفیق ملے۔ اور یہ سب توفیقیں اس وقت ملیں گی جب تمہارے سب معاملات ایک درخت سے وابستہ ہوں۔

پس ان سارے چندوں اور اغراض میں ایک ہی تنہ اور جڑ ہو۔ پھر ایسی وحدت ہو کہ تمام دغا اور فریب کپٹ سے بری ہو جاؤ۔ شائد تم نے سمجھا ہو کہ کسی کتاب کا نام کشتی نوح ہے۔ نہیں کچھ اغراض و مقاصد ہیں۔ کچھ عقائد اور اعمال ہیں۔ اس پر وہی سوار ہو سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کی تعلیم کے موافق بناتا ہے پھر ان سب کے بعد تقویٰ کی وہ راہ ہے جس کا نام روزہ ہے۔ جس میں انسان شخصی اور نوعی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک وقت معین تک چھوڑتا ہے۔

اب دیکھ لو کہ جب ضروری چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے تو غیر ضروری کا استعمال کیوں کرے گا۔ روزہ کی غرض اور غایت یہی ہے کہ غیر ضروری چیزوں میں اللہ کو ناراض نہ کرے۔ اس لئے فرمایا (تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو) پھر جیسے پنجگانہ نمازیں ہر محلے میں باجماعت پڑھتے ہیں۔ اور پھر جمعہ کی نماز سارے شہر والے اسی طرح ارد گرد کے دیہات والے اور کل شہر کے باشندے جمع ہو کر عید کی نماز ایک جگہ پڑھتے ہیں۔ اس میں بھی وحدت کی تعلیم مقصود ہے غرض (دین حق) کے ہر رکن میں ایک وحدت کو قائم کیا ہے۔ پھر اس کو قائم رکھنے کے لئے خاص حکم بھی دیا۔ باہم کشمکش نہ کرو۔ کیونکہ جب ایک کھچا کھچی کرتا ہے تو دوسرا بھی اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہوا اکھڑ جاتی ہے۔ جب یہ خود دوسرے کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو چونکہ وہ بھی کبر الٰہی کا مظہر ہے۔ اس لئے تکبر کرتا۔ اور وحدت اٹھ جاتی ہے۔

اسی لئے حکم دیا کہ نزاع نہ کیا کرو۔ ورنہ پھسل جاؤ گے۔ اور فرمایا صبر کرو۔ ایسا صبر نہیں کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری پھیر دو بلکہ ایسا صبر کرو اور عفو ہو کہ جس میں اصلاح مقصود ہو۔

(از خطبہ عید جنوری ۱۹۰۳ء)

ایمرجنسی سنٹر

دفتر صدر عمومی ربوہ

کسی فوری نوعیت کی امداد کیلئے

ٹیلی فون نمبر 115 یا

211516 پر مطلع کریں۔

ایاز محمود احمد خان

ولادت

○ مکرم عبدالسلام انجم صاحب کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۳۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو بیٹی پیدا ہوئی ہے جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے "کاشفہ صدف" عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کی صحت و تندرستی، درازی عمر اور نیک و خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اکرم ملک صاحب مربی مانچسٹر حال ربوہ کے ہم زلف محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب بنگوی آف پی ای سی ایچ کراچی مورخہ ۵۔ دسمبر ۹۴ء بوقت دس بجے صبح آغا خان ہسپتال کراچی میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۵- فتح - ۱۳۷۳ ھش ۱۵- دسمبر ۱۹۹۴ء

خدا کی راہ میں بشاشت سے خرچ کریں

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اگر بشاشت پیدا ہو تو یہ اعلیٰ ایمان کی نشانی ہے اور خرچ کرنا بھی اسی طرح چاہئے کہ دل میں بشاشت پیدا ہو۔ یہ کیا بات ہوئی کہ خرچ بھی کیا اور دل میں کڑھتے بھی رہے۔ ہر دفعہ جب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تو یوں سمجھا کہ ایک مجبوری تھی جس کو نباہا گیا ہے۔ حالانکہ یہی خرچ اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ انسان خوش ہو کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے میں اسی سے اس کی راہ میں میں خرچ کر رہا ہوں۔ میں خود تو کہیں سے لے نہیں آیا جسے میں اپنا سمجھتا ہوں یہ دراصل اسی کا تو ہے۔ اسی نے دیا ہے اور اگر وہ واپس لینا چاہے تو اس کے بھی کئی طریق ہیں۔ پھر خوشی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اس کی راہ میں کیوں نہ خرچ کیا جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"کثرت سے خدا کی تسبیح و تحمید کرنی چاہئے۔ دوستوں کو اپنے اموال خدا کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے لئے زیادہ بشاشت کے ساتھ خرچ کرنے چاہئیں"۔

اسی سلسلے میں حضرت صاحب نے بشاشت کو آگے بڑھانے کے لئے اور نسلاً بعد نسلٍ اس کو جاری رکھنے کے لئے فرمایا۔ "اپنی اولادوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہئے کہ احمدیوں کے گھروں میں ایسی نسل پیدا ہو جو خدا کے ہر بندے کی خواہ اس کا مذہب اور عقیدہ کچھ ہی ہو یا کہیں کا رہنے والا ہو' رنگ اور نسل کے امتیاز کے بغیر بنی نوع انسان کی خیر خواہی کرنے والی ہو تاکہ دنیا میں انقلاب عظیم بپا ہو جائے۔" حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر بشاشت نہ محسوس کرتا ہو وہ کسی اور مذہب اور عقیدے کے شخص کی مدد تو کیا کرے گا اپنوں کی بھی مدد کرتے ہوئے اس کے دل میں انقباض پیدا ہو گا۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اپنی اولادوں کو اس طرح پروان چڑھاؤ کہ صاف معلوم ہو کہ احمدیوں کے گھروں میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر بشاشت پیدا ہوتی ہے اور وہ ہر بندے کی خیر خواہی کرنے والے ہوں چاہے وہ کسی مذہب سے کسی عقیدے سے تعلق رکھتا ہو' چاہے اس کا رنگ اور اس کی نسل کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا ہو ہی تب سکتا ہے جبکہ انسان خدا تعالیٰ کو ساری دنیا کا خالق و مالک سمجھتا ہو ساری دنیا کو اس کی عیال سمجھتا ہو ان کے لئے یا یوں کہئے کہ خدا کے لئے خرچ کرتا ہوا اپنے دل میں بشاشت محسوس کرے۔

انقلاب کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انقلاب مختلف شکلوں میں رونما ہوتے ہیں بعض دفعہ نوع انسان کی زندگی میں خونی انقلاب آتے رہے ہیں اور بعض انقلاب محبت کی فروانی کے انقلاب آتے رہے ہیں جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوا۔ اور وہ انقلاب عظیم بپا ہوا تھا نوع انسانی کی خیر خواہی کا۔ ہمیں یہ جان لینے کی ضرورت ہے کہ یہ سب کچھ اس محبت کا نتیجہ ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے لئے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے پیدا ہوتی ہے اور محبت ہمیشہ بشاشت کا تقاضا کرتی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کہ انسان مجبوری سے محبت کرے۔ مجبوری سے محبت کا ظاہری اظہار تو کر سکتا ہے لیکن جو محبت دل سے پھوٹتی ہے اور جسے ہم حقیقی محبت کہہ سکتے ہیں اس کے لئے مجبوری کا لفظ کسی طرح بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ پس ہمارے دلوں میں بشاشت پیدا ہونی چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور اپنی عزت اور اپنے مال کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ بشاشت کے بغیر ایسا کوئی بھی کام اس مجبوری کے زمرے میں آئے گا جس کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ خاص طور پر اس شخص کو تو بالکل بھی نہیں پہنچ سکتا جو بظاہر یہ قربانی پیش کر رہا ہے۔ پس جیسا کہ امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا ہے۔ اپنے اموال خدا کی راہ میں بشاشت سے خرچ کرنے چاہئیں۔

کوچۂ یار سے جو دوست یہاں آئے ہیں
اپنی تقدیر جبینوں پہ سجا لائے ہیں
ہاتھ میں ہاتھ دیا اور بنے ہیں کندن
بزمِ احباب پہ اب ان کے حسیں سائے ہیں

ابو الاقبال

کل جو مُخوگر تھے بہت انجمن آرائی کے
آج خواہاں ہیں فقط گوشۂ تنہائی کے

سب ابوجہل ابوالحکم بنے بیٹھے ہیں
فاصلے مٹ گئے نادانی و دانائی کے

اتنی نفرت ہے عزیزوں میں کہ دیکھی نہ سنی!
اتنے دشمن تو کبھی بھائی نہ تھے بھائی کے

اتنا انبوہ نہ تھا کوچۂ قاتل میں کبھی
اتنے چرچے تو نہ تھے اس بتِ ہرجائی کے

جب وفا نام ہی اندوہ وفا کا ٹھہرے
جب بدل جائیں معانی ہی شناسائی کے

کس طرح سنگ نہ برسیں ترے سودائی پر
کس طرح شوق نہ بھڑکیں ترے سودائی کے

جس کی شہرت ہے زمانہ میں مسیحائی کی!
چل کے دیکھو تو وہ انداز مسیحائی کے!

پرویز پروازی

ایم ٹی اے کے پروگرام

جمعرات ۱۵- دسمبر ۱۹۹۴ء

پاکستان کاوقت	تفصیل پروگرام
6-15	تلاوت
6-30	ملاقات- ترجمہ قرآن کلاس
7-30	تاریخ کا ایک ورق
8-00	کوئز پروگرام- لجنہ کراچی
8-50	کل کے پروگرام

جمعہ ۱۶- دسمبر ۱۹۹۴ء

پاکستان کاوقت	تفصیل پروگرام
5-45	تلاوت
6-00	خبروں پر تبصرہ
6-20	درود و سلام
6-30	خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-40	منتخب احادیث حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
7-50	ملاقات- عمومی سوال و جواب
8-50	کل کے پروگرام

شیخ رحمت اللہ شاکر

غیرتِ ایمانی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم

۱۔ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے ابتداء میں جو فتنہ اٹھا تھا۔ جب وہ فرو ہوا اور باغی مقتل میں لائے گئے۔ تو ایک نوجوان حضرت امراء القیس کے ایک چچا بھی ان میں تھے۔ آپ خود ان کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھے تو اس نے کہا کہ کیا تمہارا ہاتھ اپنے چچا پر اٹھ سکتا ہے۔ اور تمہاری تلوار اپنے باپ کے بھائی کی گردن پر چل سکتی ہے تم مجھے قتل کرو گے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ بے شک آپ میرے چچا ہیں مگر اللہ عزّو جلّ جس کے لئے میں تمہیں قتل کرنا چاہتا ہوں میرا رب ہے۔

۲۔ غزوۂ بنو مصطلق سے جب آنحضرت ﷺ واپس آ رہے تھے۔ تو راستہ میں مرسیع کے مقام پر پڑاؤ کیا۔ اس جگہ منافقین نے جو ہمیشہ مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے اور اس طرح نخلِ اسلام کو اس کی ابتدائی حالت میں ہی نفاق و اختلاف کی زہر میں ملی ہوا سے مرجھا دینا چاہتے تھے۔ ایک نہائت خطرناک فتنہ کھڑا کرنا چاہا۔ جس سے قریب تھا کہ مسلمانوں میں کشت و خون تک نوبت پہنچتی۔ عصبیت کو مٹا کر اسلام نے ان کے اندر جو اخوت پیدا کی تھی اس کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کا ایک ملازم جہجاہ نام چشمہ پر پانی لینے گیا۔ انصار میں سے بھی ایک شخص سنان پانی کے لئے وہاں گیا دونوں کم علم اور معمولی عقل و سمجھ کے آدمی تھے پانی بھرتے بھرتے دونوں میں تکرار ہو گئی اور جہجاہ نے سنان کے ایک ضرب لگا دی۔ سنان نے دہائی مچا دی۔ اور انصار کو مدد کے لئے پکارا۔ جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی۔ اور چشم زدن میں وہاں ایک اچھا خاصہ مجمع ہو گیا اور قریب تھا کہ تلواریں نکل آتیں اور مسلمان اپنے ہی بھائیوں کے خون سے اپنے ہاتھ آلودہ کر لیتے۔ مگر بعض سنجیدہ بزرگوں نے معاملہ رفع دفع کرا دیا۔ اور اس طرح یہ فتنہ رک گیا۔ لیکن فتنہ و فساد پیدا کرنے کا ایک زریں موقعہ ضائع جانے کی اطلاع جب منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کو ہوئی تو اس نے پھر اس فتنہ کی آگ کو ہوا دینا چاہی۔ اپنے ساتھیوں کو بہت اکسایا اور کہا کہ (-) یعنی ہمیں مدینہ پہنچنے دو۔ عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو وہاں سے نکال دے گا۔ یہ سن کر مخلصین کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور ان کی تلواریں عبداللہ کے قتل کے لئے بے قرار ہو رہی تھیں۔ کہ عبداللہ کے لڑکے حضرت حباب کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ اور کہا یا رسولؐ اللہ میں نے سنا ہے کہ میرے باپ نے شرارت کی ہے۔ اور آپؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔ اگر میری یہ اطلاع درست ہے تو آپؐ مجھے کو حکم دیں کہ میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر حاضر کروں۔ کیونکہ اگر آپؐ نے یہ کام کسی اور کے سپرد کیا۔ تو ممکن ہے کسی وقت میری رگ جاہلیت جوش مارے۔ اور میں اس مسلمان کو اپنے باپ کا قاتل سمجھ کر کوئی نقصان پہنچا بیٹھوں اور اس طرح جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لوں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہمارا ہرگز یہ ارادہ نہیں۔

۳۔ اپنے باپ کی اس گستاخی پر حضرت حباب کو اس قدر طیش تھا کہ جب لشکر نے کوچ کیا۔ تو انہوں نے باپ کا راستہ روک لیا۔ اور کہا کہ خدا کی قسم میں تمہیں ہرگز واپس نہ جانے دوں گا۔ جب تک تم اقرار نہ کرو کہ معزز ترین وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ اور ذلیل ترین تم ہو۔ اور اس مطالبہ پر اس قدر اصرار کیا کہ مجبور ہو کر عبداللہ کو یہ الفاظ کہنے پڑے۔

۴۔ ستر(۷۰) قاریوں کے ایک وفد کے ایک قبیلہ کی درخواست پر تعلیم دین کے لئے بھیجنے کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ بیرَ معونہ کے مقام پر کفار نے ان کو گھیرا اور سوائے حضرت منذر بن عمرو کے جو اس وفد کے امیر تھے سب شہید ہو گئے۔ حضرت منذر سے کفار نے کہا کہ اگر تم درخواست کرو۔ تو تم کو امان دی جا سکتی ہے۔ مگر آپ کی غیرت نے یہ بے حمیتی گوارا نہ کی۔ کہ اپنی جان بچانے کے لئے کفار سے درخواست کریں۔ اور بے غیرتی کی اس زندگی پر موت کو ترجیح دی۔ زندگی کتنی پیاری چیز ہے۔ اس سوال کا جواب ہر شخص کا دل دے سکتا ہے۔ اور جب یہ پیاری جان محض مونہہ سے کہہ دینے سے بچائی جا سکتی ہو۔ اور نہ بچائی جائے۔ تو ایمانی غیرت کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ چنانچہ مردانہ وار لڑے اور شہادت پائی۔

۵۔ جنگ بدر میں جو کفار قید ہوئے ان میں ایکؓ ولید بن ولید مشہور اسلامی جرنیل حضرت خالد بن ولید کے بھائی بھی تھے۔ ان سے چار ہزار درہم فدیہ طلب کیا گیا۔ جو ان کے بھائیوں نے ادا کر دیا۔ چنانچہ وہ رہا ہو کر مکہ آ گئے اور یہاں پہنچتے ہی مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس پر ان کے بھائی بہت جز بز ہوئے۔ اور کہا کہ اگر تم نے مسلمان ہی ہو جانا تھا۔ تو پھر یہ فدیہ ادا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ نے جواب دیا کہ ایسا میں نے اس لئے کیا ہے کہ تا کوئی یہ نہ کہے کہ فدیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہو گیا۔ اللہ اللہ کس قدر غیرت ہے۔ دل واقعی اسلام قبول کر چکا ہے۔ ایمان گھر کر چکا ہے۔ ایسے وقت میں ضمیر کی آواز پر لبیک کہنے سے خاندان کو ایک بہت بڑی مالی سزا سے بھی محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن غیرت اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ کہ کوئی شخص ایمان پر طعنہ زنی کرے۔ اور اسے مالی بوجھ سے بچنے کا نتیجہ قرار دے۔ مکہ والوں نے آپ کو قید کر دیا۔ اور سخت ایذائیں دیں۔ مگر توحید کا نشہ اترنے والا نہ تھا۔ آپ بالکل ثابت قدم رہے۔ اور موقعہ پا کر مدینہ چلے گئے۔

۶۔ حضرت عمیرؓ بن سعد کے والد کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ آپ کی والدہ نے ایک شخص جلاس نامی سے نکاح کر لیا۔ جو منافق طبع تھا۔ اور وہی آپ کی پرورش کرتا تھا۔ حضرت عمیر بچپن میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ اور غزوہ تبوک میں باوجود خورد سالی کے شریک ہوئے۔ ایک موقعہ پر جلاس نے کہا کہ اگر محمد ﷺ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔ آپ نے یہ بات سنی۔ تو یارائے ضبط نہ رہا۔ اور فوراً جواب دیا۔ کہ آنحضرت ﷺ ضرور سچے ہیں۔ اور تم لوگ واقعی گدھوں سے بدتر ہو۔ ظاہر ہے کہ جلاس کے لئے یہ بات ناقابل برداشت تھی کہ اس کا ربیب اس طرح اس کے سامنے گستاخانہ جواب دے۔ اور حضرت عمیر بھی اس صاف گوئی کے انجام سے بے خبر نہ ہو سکتے تھے۔ اور اچھی طرح جانتے تھے کہ جس شخص سے آپ یہ بات کر رہے ہیں۔ وہی آپ کا کفیل ہے۔ اور اگر اس نے کفالت سے ہاتھ کھینچ لیا۔ تو کس قدر مشکلات کا سامنا ہو گا۔ لیکن غیرت ایمانی نے ان تمام خیالات کو نزدیک نہ آنے دیا اور برملا وہ بات کہہ دی جو ایمانی غیرت کا تقاضا تھا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ جس کا ڈر تھا۔ یعنی جلاس نے کہا کہ آئندہ میں ہرگز تمہاری کفالت نہ کروں گا مگر آپ نے اس کوئی پروا نہ کی۔ اور فوراً دربار نبوی میں رپورٹ پہنچائی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جلاس کو بلوا کر دریافت کیا۔ تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ مگر وحی الٰہی سے حضرت عمیر کی بات کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کا کان پکڑ کر فرمایا لڑکے تیرے کانوں نے ٹھیک سنا تھا۔

۷۔ صحابہؓ کی مجالس میں اگر کوئی شخص فتنہ کی بات کرتا تو ان کی غیرت ایمانی ہرگز اس کی متحمل نہ ہو سکتی تھی۔ حضرت عمارؓ بن یاسر کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ کہ آپ نے بچپن میں اسلام قبول کیا تھا ایک مسلمان مطرف نامی بیان کرتے ہیں ایک دفعہ میں کوفہ میں گیا۔ اور اپنے دوست کے پاس ٹھہرا۔ اس کے مکان پر ایک اور شخص بھی بیٹھا ہوا اپنے چرمی لباس کو پیوند لگا رہا تھا۔ میں نے اپنے دوست کے ساتھ حضرت علیؓ کے متعلق بعض ایسی باتیں شروع کیں۔ جو ایک قسم کی نکتہ چینی کا رنگ رکھتی تھیں۔ اس پر اس شخص نے سخت برہم ہو کر مجھے کہا کہ اے فاسق کیا امیرالمومنین کی مذمت کر رہا ہے۔ میرے دوست نے عذر خواہی کی اور کہا کہ جانے دیں میرا مہمان ہے۔ اور اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ وہ شخص عمار بن یاسر تھے۔

۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے جوانی کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور اس زمانہ میں چونکہ مسلمانوں کے لئے مکہ میں امن نہ تھا۔ اس لئے دوسرے مسلمانوں کی طرح یہ بھی چھپ چھپ کر سنسان گھاٹیوں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ بعض کفار نے ان کو دیکھ لیا۔ تو اسلام پر تمسخر کرنے لگے۔ حضرت سعد باوجودیکہ مسلمانوں کی بے بسی اور کفار کی طاقت اور ان کی ستم رانیوں سے بخوبی واقف تھے۔ اس استہزا کو برداشت نہ کر سکے۔ اور اونٹ کی ہڈی اٹھا کر اس زور سے ماری کہ کافر کا سر پھٹ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام کی راہ میں یہ پہلی خونریزی تھی۔

۹۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون بہت ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ اور یہ وہ زمانہ تھا۔ جب قریش مکہ ان معدودے چند اور کمزور حاملان توحید کو طرح طرح کے مظالم کا تختہ مشق بنا رہے تھے۔ کیونکہ ان کو خیال تھا کہ اس طرح اسلام مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ آخر ان مظالم سے تنگ آ کر یہ بھی بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ حبشہ چلے گئے۔ لیکن ایک غلط افواہ کی بناء پر کہ قریش نے اسلام قبول کر لیا ہے واپس آئے۔ مکہ کے قریب پہنچ کر اس غلطی کا علم ہوا۔ لیکن اب نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ تھا۔ اور یہ امر مجبوری ایک مشرک ولید بن مغیرہ کی پیشکش پر اس کی پناہ حاصل کر کے مکہ میں واپس آ گئے۔ ولید کے اثر کی وجہ سے یہ تو کفار کے مظالم سے محفوظ تھے۔ لیکن دوسرے صحابہ کو برابر اذیتیں پہنچائی جا رہی تھیں۔ جسے دیکھ کر آپ کی غیرت ایمانی جوش میں آئی۔ اور دل میں کہا کہ تف ہے مجھ پر میرے بھائی تو مصائب اٹھا رہے ہیں اور میں ایک مشرک کی پناہ میں آرام سے بیٹھا ہوں۔ ان خیالات نے بے قرار کر دیا۔ اور اسی وقت ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ میں تمہاری پناہ سے آزاد ہوتا ہوں۔ اب تم پر میری کوئی ذمہ داری نہیں میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور آپؐ کے صحابہ کا نمونہ کافی ہے اور

باقی صفحہ ۶ پر

نسیم سیفی

ایک نئی بات

ماں باپ کے لئے دو باتیں تقریباً ناقابل برداشت ہوتی ہیں تقریباً اس لئے کہا گیا ہے کہ فارسی میں کہتے ہیں۔

ہرچہ عائد بر سر فرزند آدم می گزرد

یعنی انسان پر جو مصیبت بھی آتی ہے وہ آخر ٹل جاتی ہے۔ اپنا وقت پورا کرکے یا پہلے اور بعد میں۔ اور یہ دو باتیں ایسی ہیں کہ ان کا اولاد سے تعلق ہے بچہ گم ہو جائے تو والدین کے لئے اس قدر شدید صدمہ ہوتا ہے کہ اسے برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر سمجھا جاتا ہے۔ بچہ اب کہاں ہے۔ کیا کر رہا ہے۔ کس کیفیت میں ہے۔ اس نے کھانا کھایا ہے یا نہیں۔ اس پر کوئی تشدد تو نہیں کر رہا۔ اس کو فقیروں کے ہاتھوں دے کر اس کے بازو اور ٹانگیں توڑ تو نہیں دی گئیں اور اس سے بھیک منگوانے کا کام تو نہیں لیا جاتا۔ آخر وہ ہے کہاں اور یہ صدمہ کسی صورت بھی کم ہونے میں نہیں آتا۔

چند ہی روز ہوئے ہمارے ایک دوست کا خط کراچی سے ملا کہ آٹھ دس سال ہوئے ان کا ایک بیٹا گھر سے غائب ہو گیا تھا۔ بڑی تلاش کی۔ نہ ملا۔

باپ کے ذہن پر ایسا اثر ہوا کہ وہ کئی سال تک گم سم ہو گئے۔ دنیا جہان کی انہیں کوئی خبر نہ تھی۔ لاتعلقی ایسی ہو گئی کہ ان کا زندہ ہونا اور نہ ہونا برابر ہو گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں تھوڑا تھوڑا صبر دینا شروع کیا تو انہوں نے اب ہمیں خط لکھا کہ ایک بھنک پڑی ہے۔ ایک لڑکا جو میرے بیٹے کے ساتھ غائب ہوا تھا۔ اس کے متعلق پتہ چلا ہے کہ وہ امرتسر میں ہے۔ بہرحال یہ صدمہ تقریباً ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

اور دوسرا صدمہ اولاد سے متعلق جسے ناقابل برداشت کہا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے ہاں معذور بچہ پیدا ہو جائے۔ معذوری مختلف رنگ رکھتی ہے۔ چل پھر نہیں سکتا بول نہیں سکتا۔ سن نہیں سکتا کوئی کام نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات ہل جل بھی نہیں سکتا۔ اور جب اٹھ کر چلنے لگتا ہے تو گر پڑتا ہے۔ معذوری کی کئی قسمیں ہو سکتی ہیں۔ مکمل ذہنی معذوری اور مکمل جسمانی معذوری۔ قادیان میں ہمارے ایک دوست کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو یوں لگتا تھا کہ بالکل کسی ہڈی کے بغیر پیدا ہوا ہے۔ اس کا جسم ڈھیلا ڈھالا۔ کبھی ادھر کو لڑھک جائے اور کبھی ادھر کو۔ علاج کے باوجود کوئی فائدہ نہ ہو سکا۔ یہاں ربوہ میں بھی ہم نے ایک دو بچوں کے متعلق یہی کچھ سنا ہے۔ ایسے بچے کی پیدائش کے بعد اگرچہ والدین اس کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ دوسرے بچوں سے بڑھ کر اس سے پیار بھی کرتے ہیں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اندر ہی اندر ان کا دل یہ نہیں کہہ رہا کہ کاش یہ بچہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ کاش یہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا۔ لیکن دونوں باتیں ناممکن ہو چکی ہوتی ہیں۔ یعنی بچہ پیدا بھی ہو گیا اور بچہ پیدا ہوتے ہی مرا بھی نہیں اور ساری زندگی اب اس معذوری کو اپنے ساتھ لئے والدین کی پریشانی کا باعث بنا رہے گا۔

پہلے کہا جاتا ہے کہ قریب کے رشتہ داروں میں آپس کی شادیاں بعض نقائص پیدا کر دیتی ہیں بچے معذور پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے ہاں تو شائد ۹۰۔ فی صد رشتہ داروں میں ہی شادیاں کرنے کا رواج پایا جاتا ہے۔ لیکن اس تھیوری کے متعلق تو معلوم نہیں کہ اب کیا سمجھا جاتا ہے البتہ یورپ کے ڈاکٹروں نے کہا اور ایڈنبرا یونیورسٹی کے ڈاکٹر اینی بل خاص طور پر یہ بات کہنے میں پیش پیش ہیں کہ بچے کی پیدائش سے قبل بلکہ حمل کے ابتدائی ایام ہی میں یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ معذور تو نہیں ہو گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ معمر عورتوں کے ہاں بچے کی پیدائش سے یہ خطرہ بڑھ جاتا ہے حمل کے کتنی دیر بعد ٹسٹ کروایا جائے یہ تو کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن ڈاکٹروں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ حمل سے گیارہ ہفتے تک یہ ٹسٹ ہو جانا چاہئے۔ حمل کے بعد ایک ہارمون پیدا ہوتا ہے جو اگر مقدار میں ضرورت سے زیادہ ہو تو بچے کے معذور ہونے کا امکان ہوتا ہے بلکہ یہ بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بچہ یقینی طور پر معذور ہو گا۔

ایسی صورت میں یورپ کے متعلقہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ پھر ماں بننے والی عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس بچے کو دنیا میں لائے یا اسقاط حمل کرکے ضائع کر دے۔ بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کی طرف تجربات نے راہنمائی کی ہے کہ حمل کے ابتدائی ایام میں یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ بچہ معذور تو نہیں ہو گا۔ یہ اتنی بڑی بات ہے کہ اگر حتمی طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ ہر ٹسٹ کے نتیجہ میں یہ بات واضح ہو جایا کرے گی تو یقیناً دنیا کے بہت سے لوگ معذور بچوں کو اس دنیا میں آنے سے روک دیں گے۔ اور وہ پریشانی اور کوفت جو معذور بچوں کے والدین کو اٹھانی پڑتی ہے اس سے خلاصی ہو جائے گی۔

ڈاکٹروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ جو بچے اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں وہ شدید طور پر ذہنی پسماندگی کے عارضے میں بھی مبتلا پائے جاتے ہیں۔ ان کے خدوخال خاص قسم کے ہوتے ہیں آنکھیں بالکل جھکی ہوئی اور ناک پچکی ہوئی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس ہارمون کا پہلے ذکر کیا گیا ہے وہ ان ماؤں کے ہاں جن کے بچوں کا معذور پیدا ہونا ہوتا ہے اڑھائی گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر شروع ہی میں ٹسٹ کروا لیا جائے تو پتہ چل سکتا ہے کہ بچہ کیسا ہو گا۔ اکثر جو ٹسٹ کئے گئے ہیں ان میں ۷۰ فی صد جواب درست ملے ہیں اور ۳۰ فی صد جن کے متعلق کہا گیا تھا کہ بچہ معذور ہو گا وہ معذور پیدا نہیں ہوئے۔ یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہے لیکن تحقیق جاری ہے اور امید یہ کی جاتی ہے کہ اس ٹسٹ کے ذریعے سو فی صدی پتہ چل جایا کرے گا کہ بچہ کیسا ہو گا۔ اگر خدانخواستہ بچہ معذور پیدا ہونے کا احتمال ہو تو اسے ضائع کروایا جا سکتا ہے۔ یہ ہے یورپی ڈاکٹروں کی رائے۔

مخدوم کاشف حسیب

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

آواز کے کرشمے!

آواز کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے۔ جتنی کہ خود انسانی تاریخ۔ عہد قدیم کا وہ گڈریا جس نے پہلی بانسری بنائی۔ اس دور کا سائنس دان تھا۔ آج موجودہ ساز بجانے والے تو آواز کی سائنس سے واقف نہیں لیکن عہد قدیم کا وہ گڈریا اس کے بنیادی اصولوں سے ضرور واقف تھا۔ اور انہی اصولوں کی بنیاد پر اس نے بانسری۔ نفیری یا الغوزے کی تشکیل کی۔ آواز کے بنیادی اصول آج بھی اسی طرح کار فرما ہیں۔ جیسا کہ آج سے چار پانچ ہزار سال پہلے کار فرما تھے البتہ آج کے سائنس دانوں نے مزید تجربات اور تحقیقات سے اس کے استعمال کے نئے زاویئے معلوم کئے ہیں اور ان کی نئی جہتوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

گانے بجانے کے آلات بنانے کے لئے تو آواز کو استعمال کیا جاتا ہی رہا ہے آج اس سے تیز رفتار سفر گونج فاصلہ' دشمن کی توپوں' ہوائی جہازوں' آبدوزوں کا محل وقوع معلوم کرنے۔ نیز سمندر کی گہرائی و گیرائی ناپنے میناروں کی لمبائی معلوم کرنے زلزلہ پیما آلات بنانے' نیز تیل و معدنیات کا سراغ لگانے کا کام بھی لیا جا رہا ہے۔

آواز اور روشنی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ آواز کی لہروں کی رفتار روشنی سے کہیں کم ہے پھر یہ کہ آواز پانی اور لوہے میں ہوا کی نسبت زیادہ تیزی سے سفر کرتی ہے سپرسانک جیٹ طیارے کی تشکیل میں بھی آواز کا ایک اہم کردار ہے۔ جب یہ طیارے تیز رفتاری سے اڑتے ہیں تو ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کہ آواز کی لہریں پرواز کی راہ میں روک بن کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اس مشکل سے بچنے کے لئے طیاروں کو ایک خاص شکل دی جاتی ہے مختصر یہ کہ آواز کے مطالعہ کے بغیر جدید ہوابازی اس قدر تیز رفتار ہرگز نہ ہو سکتی تھی جتنی کہ آج ہے۔

دور کی چیزوں کا محل وقوع اور سمندر کی گہرائی وغیرہ معلوم کرنے کے لئے بھی آواز کی لہروں کو استعمال کیا جاتا ہے اس مقصد کے لئے پہلے مخصوص درجہ حرارت پر آواز کی رفتار معلوم کی جاتی ہے۔ پھر اس کی لہروں کو نشر کیا جاتا ہے۔ یہ دور دراز کی اشیاء مثلاً ہوائی جہاز' توپ' آبدوز سمندر کی تہہ وغیرہ سے ٹکرا کر کچھ وقت میں واپس آجاتی ہیں۔ اس وقت کو نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ اب رفتار ضرب وقت برابر ہے فاصلے کے۔ کے کلیے سے مطلوبہ چیز کا فاصلہ معلوم کر لیا جاتا ہے۔ آجکل بحری اور ہوائی جہازوں میں نصب کمپیوٹر متواتر لہریں پھینکنے اور وصول کرنے کے نظام سے منسلک ہیں چنانچہ مطلوبہ چیز کا فاصلہ سکرین پر آتا رہتا ہے۔ بحری جہازوں کے ذریعہ لہریں پھینک کر سمندر کی اندرونی سطح کا نقشہ بنایا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات سمندر کی گہرائی اچانک بڑھ جاتی ہے گویا کوئی گہرا کھڈ آگیا اور بعض اوقات اچانک کم ہو جاتی ہے وہاں کوئی پہاڑی چوٹی سر اٹھائے کھڑی ہوتی ہے اسی طرح سمندر کی تہہ میں جہاں معدنیات موجود ہوں وہاں سے ٹکرا کر آنے والی لہریں ان کی موجودگی کی نشان دہی کرتی ہیں۔

ایک دلچسپ پہلو آواز کا ایک دلچسپ پہلو گونج ہے۔ اگر سینما ہال اور سٹوڈیو کو اس کا خیال رکھے بغیر بنا دیا جائے تو نہ تو کوئی ریکارڈنگ صحیح طریقے سے ہو سکے اور نہ سینما ہال کے ہر فرد تک پوری بات پہنچ سکے۔ چنانچہ سٹوڈیوز اور سینما ہالوں کی ترتیب و تزئین میں آواز کو جذب کرنے والی اشیاء فرنیچر۔ (کشن۔ پردے وغیرہ) اس لحاظ سے شامل کی جاتی ہیں کہ ہر فرد کی آواز ہال کی آخری سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص بھی بخوبی سن لیتا ہے سائنس کی

باقی صفحہ ۷ پر

بین الممالکی حالات - واقعات - شخصیات

تسلیمہ نسرین

بنگلہ دیشی مصنفہ تسلیمہ نسرین آج کل سویڈن میں رہ رہی ہیں جب بنگلہ دیش میں تھیں تو انہیں نہ صرف مقدمہ کا سامنا تھا بلکہ موت کی دھمکیاں بھی دی جا رہی تھیں۔ اور اگرچہ اس وقت ان کے وکلاء نے کہا تھا کہ ان کی موکلہ عدالت میں پیش ہوگی اور عدالت جو فیصلہ کرے گی اس پر وہ سر تسلیم خم کر دے گی۔ لیکن مقدمہ شروع ہونے سے قبل ہی تسلیمہ نسرین یورپ چلی گئیں۔ سویڈن میں اب مقیم ہیں۔ حال ہی میں انہیں ایک آزادی اظہار کے سلسلے میں انعام بھی ملا ہے۔ یہ انعام تقریباً ۱۸ ہزار پونڈ کے برابر ہے۔ اب وہ کہتی ہیں کہ میں مقدمہ کے لئے بنگلہ دیش واپس نہیں آؤں گی۔ بنگلہ دیش میں ان کا مقدمہ شروع تو ہوا تھا لیکن ان کے وکلاء نے اس بات کی درخواست دے دی کہ مقدمے کی سماعت کو موخر کیا جائے۔ چنانچہ اب اس کے لئے ایک نئی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ شائد وہ تسلیمہ نسرین کو واپس لانے میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن جس قسم کی تسلیمہ نسرین کی یورپ میں پذیرائی کی گئی ہے۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی صورت بھی واپس آکر جج کے سامنے پیش نہیں ہوں گی۔ وہ کہتی ہیں اور اصرار سے کہتی ہیں کہ میری باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ میں نے ہرگز مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہیں کیا۔ وہ بار بار یہ بیان دے رہی ہیں کہ میں نے یہ بات نہیں کہی کہ قرآن مجید پر نظر ثانی ہونی چاہئے۔ قرآن مجید پر نظر ثانی ہونے کی بات نہ کرنے کے باوجود مجھ پر یہ الزام لگا دیا گیا ہے کہ میں نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یورپ میں ان کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور ان سے کہا جا رہا ہے اور ان جیسی دیگر خواتین سے بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کریں اور کسی حکومت کو یا عوام الناس کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیں۔

☆O☆

افغانستان میں نیا دھڑا

افغانستان میں تو پہلے ہی بہت سے دھڑے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ اجتماعیت کا تو وہاں نام تک نہیں ہے۔ لیکن اب پتہ چلا ہے کہ ایک اور اسلامی تنظیم قائم ہوگئی ہے جو ان دھڑوں کے علاوہ ہے۔ اگرچہ یہ تنظیم کہتی تو یہ ہے کہ وہ ان تمام دھڑوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ وہاں جنگ کا خاتمہ ہو سکے اور تمام افغانی لوگ آپس میں مل جل کر اپنے ملک کی تعمیر نو کر سکیں۔ لیکن اس بات کا امکان بہت کم نظر آتا ہے کہ ان دھڑوں کو اکٹھا کیا جا سکے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ تنظیم ایک مزید دھڑا بن جائے اور جتنے بھی دھڑے اس وقت موجود ہیں ان کی جنگ ختم ہونے کی بجائے تیز تر ہو جائے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانیت کو سیدھی راہ دکھائے اور جنگوں کا خاتمہ ہو اور لوگ امن و امان سے زندگی گزار سکیں۔

☆O☆

مقبوضہ کشمیر/انتخاب؟

مقبوضہ کشمیر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہاں پر تشدد جاری ہے اور اس سلسلے میں گزشتہ دنوں اخبارات نے ہڑتال بھی کی تھی۔ ویسے عام طور پر تو ہڑتالیں ہر روز ہی ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن حکومت ہند کے یہ کہنے کے باوجود کہ عنقریب وہاں انتخابات کروائے جائیں گے کسی کو کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بلکہ اب حکومت کے افسران نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ بات قبل از وقت ہے کہ ہم وہاں انتخابات کروا سکیں گے۔ ابھی تو حالات اتنے خراب ہیں کہ انتخابات کے لئے کوئی شخص بوتھ پر آنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوگا۔ اور اگر کوئی لوگ تیار ہوئے بھی یا فوج کی زیر نگرانی کچھ لوگوں کو ووٹ ڈالنے کے لئے لایا بھی گیا تو ان کی تعداد اتنی کم ہوگی کہ اسے حقیقت میں انتخاب نہیں کہا جا سکے گا۔

☆O☆

لونگووال کا قاتل

کچھ عرصہ ہوا مشرقی پنجاب میں ایک سکھ رہنما لونگووال کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اس قتل کے بعد دنیا بھر میں چھان بین کے باوجود ان کا قاتل نہ مل سکا۔ لیکن اب بتایا گیا ہے کہ کینیڈا نے ایک ایسے شخص کو حراست میں لے لیا ہے جس کے متعلق یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اسی نے لونگووال کو قتل کیا تھا۔ اگرچہ یہ تو ابھی نہیں ہوا کہ قاتل خود بخود مان جائے کہ میں نے قتل کیا ہے اور خاص طور پر ایسے سیاسی قتل۔ لیکن اس سکھ کے الزام کی تردید کے باوجود کینیڈا کی حکومت کا خیال ہے کہ اسی شخص نے لونگووال کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ یا تو اس پر کینیڈا میں ہی مقدمہ چلے گا یا اسے ہندوستان کے ہاتھ دے دیا جائے گا۔ ہندوستان بہرحال چاہے گا کہ اس سکھ کو جسے لونگووال کا قاتل کہا جاتا ہے ہندوستان بھیج دیا جائے تاکہ یہاں کے قانون کے مطابق اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور اگر وہ مجرم ثابت ہو تو اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆O☆

ہفت روزہ ٹروتھ نائیجیریا ـــــ ۲۶- دسمبر ۱۹۵۲ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY, DECEMBER 26, 1952.

Visit, Write, Ring.
Ahmadiyya Press for Printing.
Literature for Books on Islam.
The Truth for Advertisements.
45, Idumagbo Avenue, Phone 20468 LAGOS.

THE TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

P.O. Box 418 Cables Ahmadiyya

READ Magazines
1. SUNRISE Quarterly Magazine (U.S.A.) 2s. 6d. PER COPY
2. Review Of Religions (Monthly Magazine, Pakistan) 2s. 6d. PER COPY
Write To The MANAGER, The Truth 45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.

Vol. II. No. 4. Price ONE PENNY

We Have Pledged To Change The Face Of The World
Our Task Is Hard But God Is At Our Back
Says Ahmadiyya Missioner

DECLARING the fourth All-Nigeria Ahmadiyya Conference open, Naseem Saifi, the Ahmadiyya Missioner said, "We have pledged ourselves to change the face of the world. It is a huge task that has been [illegible] to us and when we claim that the ultimate victory is bound to be ours the world sunk deep into materialism laughs at us" [illegible]

Muslim Congress Of Nigeria Holds Fourth Conference

[illegible]

بوسنیا کے لوگ

بوسنیا کے حصے بخرے کرنے کی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ ان کے خلاف اسلامی تنظیم کی کانفرنس نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی۔ یہ تنظیم چاہتی ہے کہ بوسنیا کا اقتدار بوسنیا کے لوگوں ہی کے ہاتھ میں رہے۔ اور کسی اور کو اس میں شریک بھی نہ کیا جائے اور بوسنیا کے کسی حصہ کو کاٹ کر کسی اور کے حوالے بھی نہ کیا جائے۔ دراصل بوسنیا یورپ بلکہ دنیا بھر کے گلے کا کانٹا بن گیا ہے۔ کبھی امریکہ اور اقوام متحدہ کی آپس میں ٹھن جاتی ہے کبھی امریکہ اور روس آپس میں اختلاف کرنے لگتے ہیں کبھی نیٹو کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے اور کبھی برطانیہ اور فرانس دونوں مل جل کر دونوں بوسنیا کو ہتھیار دیئے جانے کی ممانعت کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن سے بوسنیا کا مسئلہ حل ہونے میں نہیں آتا۔ اب دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے کہ وہاں جنگ جاری ہے۔ لوگوں کو وہاں سے نکالا جا رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ نسلی تطہیر بھی کی جا رہی ہے۔ جو علاقے غیروں کے ہاتھ لگتے ہیں وہاں پر مسلمانوں کے جان و مال کی کوئی حفاظت نہیں ہوتی یا انہیں چھوڑ کر جانا پڑتا ہے یا وہیں وہ اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں۔ لیکن بوسنیا کے لوگ بھی خدا کے فضل سے اتنے ہمت والے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ چاہے کچھ ہو جائے ہم اپنے ملک پر اپنا ہی اقتدار قائم رکھیں گے۔

☆O☆

بقیہ صفحہ ۳

اب میں صرف خدا اور رسول کی حمایت میں رہنا چاہتا ہوں۔ تم ابھی میرے ساتھ خانہ کعبہ میں چلو۔ اور جس طرح میری حمایت کا اعلان کیا تھا اسی طرح دستبرداری کا اعلان کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

حضرت عثمان اس اعلان کے بعد قریش کی ایک مجلس میں پہنچے جہاں شعر گوئی ہو رہی تھی۔ اور اس زمانہ کا ایک مشہور شاعر لبید قصیدہ پڑھ رہا تھا جس کے ایک مصرعہ کا یہ مطلب تھا کہ تمام نعمتیں زائل ہونے والی

ڈاکٹر خواجہ محمد افضل صاحب

ہر ایک شخص کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس عارضی دنیا میں موت کے آنے سے قبل اپنے مقصد حیات کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ ۲۶۔ ستمبر ۱۹۹۲ء کو دن کے تقریباً دو بجے ہمارے پیارے اور بزرگ بھائی ایک ماہ کی مسلسل علالت کے بعد ہم سے جدا ہوئے۔ بڑا بھائی ہونے کے ناطے مجھے ان کا کافی سہارا تھا۔ اب ان کے جانے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے میں بے یارومددگار رہ گیا ہوں۔ ویسے بھی پاکستان میں ہم دو ہی سگے بھائی تھے باقی تمام خاندان ریاست جموں و کشمیر میں ہے۔ ہمارا گاؤں ہوسان صوبہ جموں میں ہے۔ یہاں کافی پرانی جماعت ہے۔ جس کا ذکر برادرم منظور صادق صاحب نے ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں شائع ہونے والے الفضل میں کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی وفات کے ٹھیک ایک سال تین ماہ اور گیارہ دن قبل ہمارے والد خواجہ محمد عبداللہ صاحب ہوسان کشمیر میں فوت ہوئے تھے۔ والد صاحب کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو بہت عقیدت اور پیار تھا۔ ہمارے والد درویش منش اور جماعت کے ساتھ دلی ہمدردی رکھنے والے انسان تھے۔

مجھے یاد ہے۔ جب ڈاکٹر صاحب کی عمر آٹھ دس سال کی تھی تو والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ میرا یہ بیٹا جس کا نام محمد افضل ہے۔ "ڈاکٹر بن گیا ہے" نامساعد حالات کے باوجود اپنی جدوجہد تعلیم کے میدان میں ہمارے اس بھائی نے جاری رکھی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد انٹرمیڈیٹ کا امتحان ربوہ سے پاس کیا۔ اسی دوران آپ ایک دن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں حاصر ہوئے ان سے درخواست دعا کی۔ کہ میرے لئے دعا کریں کہ مجھے میڈیکل میں داخلہ مل جائے۔ دوسرے دن جب دوبارہ حضرت راجیکی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ داخلہ تو آپ کو میڈیکل میں مل جائے گا مگر اس میں کچھ دیر ہے۔ اس زمانے میں میڈیکل کا داخلہ بہت مشکل سے ملتا تھا۔ خدا کی قدرت دیکھیں ہوا بھی ایسے ہی۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو اس کے تقریباً ایک سال کے بعد اس وقت کے مشرقی پاکستان کے چٹاگانگ میڈیکل کالج میں داخلہ ملا۔ یہ ۱۹۶۲ء کا واقعہ ہے۔ آپ نے بڑے صبر اور عزم و استقلال سے ایم۔بی۔بی۔ایس کی ڈگری ہی نہیں لی۔ بلکہ چلڈرن سپیشلسٹ کا ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔ ہماری ہوسان کی جماعت احمدیہ کے یہ پہلے ڈاکٹر ہیں۔ اس موقع پر اگر ان محسنوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ جنہوں نے ڈاکٹر صاحب کی رہنمائی کی یا کسی نہ کسی رنگ میں مدد کی تو احسان فراموشی ہوگی۔ ان میں عبدالغفار صاحب ڈار اور خاص طور پر حضرت خواجہ غلام نبی گلکار صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ جن کو ہم "تاٹھی" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہیں۔ گلکار صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنے گھر میں رکھا اور گھر کے ایک فرد کی حیثیت سے رکھا۔ جس طرح بھی ہو سکا۔ ان کی پریشانی اور تکلیف کو دور کیا۔ ایک غیر از جماعت کے بقول اگر خواجہ غلام نبی گلکار کو ڈاکٹر افضل کے لئے بھیک بھی مانگنا پڑتی تو کبھی دریغ نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی گلکار صاحب ڈاکٹر محمد افضل کا تعارف کراتے تو کہتے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے طالب علمی کے زمانے میں ہی وصیت کی تھی۔ جس کو آخر دم تک بطریق احسن نبھایا۔ وصیت کے حساب کتاب کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔ اس لئے ان کی وصیت ہمیشہ مکمل رہی۔ جماعت کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا قلبی لگاؤ تھا۔ وصیت کے کاغذات جو مرکز کے ریکارڈ میں تھے۔ ان میں گلکار صاحب کی نسبت سے ڈاکٹر صاحب کی ولدیت بھی خواجہ غلام نبی گلکار لکھی ہوئی تھی۔ جسے اب ٹھیک کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ گلکار صاحب کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی بیگم صاحبہ کو لمبی صحت والی عمر دے۔ آمین آپ دیگر تحریکات میں بھی حصہ لیتے رہتے تھے۔

میرے بھائی ڈاکٹر محمد افضل بچپن سے ہی سنجیدہ اور سلجھی ہوئی طبیعت کے نوجوان تھے۔ چٹاگانگ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کرنے کے سلسلہ میں جہاں ڈاکٹر صاحب کو قابلیت کا وظیفہ ملا۔ ساتھ ہی اس تمام کیریئر میں انہیں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث کی جو اس زمانے میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل تھے خاص طور اعانت اور توجہ حاصل رہی۔ انہیں والد صاحب کی خواہش پوری کرنے کی لگن بھی تھی۔ اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ ایم بی ایس کرنے کے بعد پاکستان میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ اور بطور چیف میڈیکل افسر کوہ نور ملز میں کام کیا۔ چونکہ طبیعت آزاد تھی۔ اس لئے وہاں سے مستعفی ہونے کے بعد یہاں راولپنڈی میں ہی پرائیویٹ پریکٹس شروع کی۔ اس کے بعد تین چار سال تک ایران میں ملازمت کی۔ اور انقلاب کے بعد واپس پاکستان آئے۔ اسی دوران ۱۹۷۷ء میں قادیان تشریف لے گئے۔ جس کو ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء کے بدر قادیان نے اس خبر کے تحت شائع کیا۔ "مکرم ڈاکٹر خواجہ محمد افضل صاحب متوطن ہوسان کشمیر" ایران سے معہ اہل و عیال مورخہ ۷۷۔۱۰۔۲۰ جو زیارت مقامات مبارک کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ موصوف کے والد محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب ہوسان کشمیر سے اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ اپنے ایران سے آنے والے بیٹے کی ملاقات کی غرض سے مورخہ ۷۷۔۱۰۔۹ کو قادیان آئے تھے۔ "مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف احباب جماعت سے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں" اس کے بعد بطور ڈاکٹر آپ نے راولپنڈی میں ہی کام کیا جماعت کے غریب اور نادار کارکنوں کی طبی خدمت کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ مہمان نوازی کا بھی شوق تھا۔

ہماری عمر رسیدہ والدہ ایک بھائی اور تین بہنیں ہوسان کشمیر میں ہیں۔ ہماری جماعت احمدیہ ہوسان حضرت امام جماعت احمدیہ اول کے دور سے قائم ہے۔ ہر سال کافی تعداد میں جماعت کے احباب قادیان جلسہ سالانہ پر آتے ہیں۔ ہماری اس جماعت ہوسان کے بہت سے احباب ۴۷ء اور ۶۵ء کی جنگوں کے دوران مہاجر ہو کر پاکستان آئے۔ اور ضلع گوجرانوالہ میں گرمولہ ورکاں اور راولپنڈی کی جماعت سے وابستہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب جن کے ذکر خیر کے طور پر میری یہ یادیں طول پکڑ رہی ہیں۔ ان کے درجات کی بلندی اور ان کے جملہ لواحقین کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لواحقین اہل و عیال اور جملہ احباب ہوسان کو جہاں جہاں بھی ہیں۔ ان کے فرزند ہوسان ڈاکٹر محمد افضل صاحب اور دیگر اپنے بزرگوں کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ڈاکٹر صاحب کی تدفین ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ غائب حضرت صاحب نے ازراہ شفقت لندن میں بھی پڑھائی۔ غالباً یہ ہماری ہوسان کی جماعت احمدیہ کے پہلے وصیت کنندہ ہیں جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو آجکل لندن میں مقیم ہیں۔

محترم ڈاکٹر احمد حسن چیمہ صاحب گجرات

میرے پیارے دوست محترم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ گجرات تقریباً ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئے بچپن سے ہی آپ نے یتیمی کی حالت میں اپنی والدہ صاحبہ جو کہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں شامل تھیں۔ کے ہاں مقام جپو کی ضلع گجرات میں پرورش پائی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ احمدیت سے بہت زیادہ محبت میں میری والدہ محترمہ کا حصہ ہے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کی کتب اکثر مجھ سے سنا کرتی تھیں۔ چونکہ اس گاؤں میں اور احمدی گھرانے نہ تھے اس لئے نماز کے لئے مجھے اپنے ساتھ کھڑا کر لیا کرتی تھیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ سفر و حضر میں ایسا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ محفل میں کسی قسم کی بات ہو رہی ہوتی مہمان دوست بیٹھے ہوتے تو آپ بات ایسے رنگ میں پلٹاتے کہ دنیا کی باتیں دینی رنگ اختیار کر لیتیں اور آپ دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیتے۔

آپ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں دعوت الی اللہ کے کام کو تیز کر دیا اور اس زمانے میں کئی پھل حاصل کئے۔ کہا کرتے تھے محترم ملک خادم حسین صاحب جو پرائیویٹ سیکرٹری رہے ہیں میری دعوت کا ثمرہ ہیں۔ خاکسار بھی اس بات کا گواہ ہے کہ آپ زندگی بھر ایک نڈر اور بے باک داعی الی اللہ کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بھی جب کہ آپ کے لئے چلنا بھی مشکل تھا اس کام کی سرانجام دہی کے لئے گجرات کی قریبی جماعتوں میں چلے جایا کرتے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب بہت خوبیوں کے مالک تھے ۶۶۔۱۹۶۵ء سے خاکسار نے ان کی صحبت اختیار کی کیونکہ مجھے بھی ہومیوادویات کا علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ چنانچہ انہوں نے میری رہنمائی فرمائی حتیٰ کہ رجسٹریشن بھی کروائی۔ اس کے بعد جب خاکسار نے ۷۸۔۱۹۷۷ء میں ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع گجرات کا عہدہ سنبھالا تو محترم ڈاکٹر صاحب کو نائب ناظم ضلع اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے میرے ساتھ کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ ۹۔۱۰ سال ہم نے اکٹھے کام کیا۔ اس عرصہ میں آپ کا قریب سے مطالعہ کیا آپ بہت نیک متقی اور عبادت گذار انسان تھے۔ روزانہ تہجد بھی ادا کیا کرتے تھے۔ اکثر بیوگان اور غرباء کی مالی

باقی صفحہ ۷ پر

ہیں۔ یہ سن کر آپ بے اختیار بول اٹھے۔ کہ نعماء جنت زائل نہ ہوں گی لبید نے یہ مصرعہ پھر پڑھا۔ اور آپ نے پھر اس کی تردید کی۔ اس پر اس نے قریش کو جوش دلایا۔ کہ تمہاری مجالس میں اس قدر بدتمیزی عجیب بات ہے اور ایک بدکردار نے بڑھ کر آپ کے مونہہ پر ایسا طمانچہ مارا۔ کہ آنکھ زرد پڑ گئی۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ جب تک تم ولید کی پناہ میں تھے کسی کو یہ جرأت تو نہ ہو سکتی تھی۔ لبید نے کہا کہ اب بھی چاہو تو میں پناہ دے سکتا ہوں۔ مگر آپ کی غیرت نے گوارا نہ کیا۔

بقیہ صفحہ ۴

یہ شاخ (ACOUSTICS) کہلاتی ہے۔ "اسی طرح انسان کو اپنی آواز دور تک پہنچانے کے لئے اب چیخنے کی ضرورت نہیں اس کام کے لئے لاؤڈ سپیکر موجود ہے۔"

ایک اور کرشمہ آواز کا ایک اور کرشمہ الٹرا سانکس "یعنی بالائے صوتیات ہے۔ دراصل ہمارے کان صرف وہ آوازیں سن سکتے ہیں جن کا تعدد یعنی "فری کوانسی" بیس چکر فی سیکنڈ سے بیس ہزار چکر فی سیکنڈ تک ہو۔ اس سے زیادہ تعداد کی آوازیں "بالائے صوتیات" کے زمرے میں آتی ہیں اگرچہ یہ انسانی سماعت سے بالاتر ہیں۔ پھر بھی مخصوص آلات کے ذریعے انہیں پیدا کر کے اس سے بہت سے فائدے اٹھائے جا رہے ہیں۔ ان سے اشیاء کا فاصلہ اور محل وقوع تو معلوم کیا ہی جا سکتا ہے۔ مگر ان کے دیگر طبیعیاتی اور حیاتیاتی اثرات اور بھی دلچسپ ہیں۔

ان کے ذریعہ فاصلہ معلوم کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے چنانچہ جدید ہوا بازی اور بحری صنعت میں ان کا بھرپور استعمال کیا جاتا ہے۔

جب یہ بالائے صوت موجیں یعنی جسے عام معنی میں الٹرا ساؤنڈ کہتے ہیں، مل کر کسی مائع سے گزرتی ہیں تو وہ بے حد گرم ہو جاتا ہے اور اس میں شامل بیرونی ذرات یکجا ہو کر تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اس عمل سے مائعات کی کثافتیں دور کرنے اور انہیں خالص بنانے میں بڑی مدد ملی ہے۔

کسی مائع میں ڈوبے ہوئے بالائے صوت موجوں کے ٹرانسمیٹر کے قریب موجود شیشے کی سلاخ مکمل طور پر پگھل جاتی ہے۔ اسی طرح ان لہروں سے پانی تیل وغیرہ میں استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس عمل سے فوٹو گرافک فلمیں بنانے کی صنعت نے خوب استفادہ کیا ہے۔

ایک دلچسپ اطلاق بالائے صوت موجوں کا ایک دلچسپ اطلاق آپ کے کپڑوں کی صفائی ہے جو کہ فی الواقعہ کپڑوں کو ڈرائی کلین کر دیتی ہیں۔ انہیں دھوئیں کو کثافتوں سے پاک کرنے ہوائی اڈوں کی دھند صاف کرنے۔ کاغذ کی نمی کو ختم کرنے اور شیشے کی پلیٹ میں باریک سوراخ کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اب ان کے ذریعہ ایسا اسلحہ بنانے کی کوششیں جاری ہیں جو کہ دشمن کو بے آواز طریقے سے موت کی نیند سلا دے گا۔ لیکن اس طریق کار میں خامی یہ ہے کہ ان لہروں سے علاقے میں موجود ہر قسم کی جاندار اشیاء پرندے۔ جانور اور دیگر آبی مخلوقات یکدم ختم ہو جائیں گی۔ لہٰذا ابھی تک اس منصوبے کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا۔

بالائے صوت لہروں کے حیاتیاتی اثرات بھی عجیب و غریب ہیں۔ متورم جوڑوں پر ان کے اثرات بالکل مالش کا سا سکون دیتے ہیں اگرچہ ان سے گنٹھیا اور جوڑوں کے درد کا کامیاب علاج ہو چکا ہے تاہم اس ضمن میں مزید تحقیق ابھی جاری ہے۔

اسی طرح ان موجوں سے بعض جراثیم فوراً مر جاتے ہیں۔ اور بعض میں قوت تولید ختم ہو جاتی ہے۔ الغرض سائنس کی جدید تحقیقات نے آواز کے نئے نئے استعمال متعارف کرائے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان سے استفادہ کریں اور مزید تجربات جاری رکھیں۔ (اکتساب و ترجمہ)

(ہفت روزہ لاہور ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۵

امداد کیا کرتے تھے۔ اگر کسی وقت آپ کے پاس رقم نہ ہوتی تو کسی سے مانگ کر مدد فرماتے اور پھر دوسرے کو واپس کر دیتے۔ آپ صاحب کشف بھی تھے اور آپ کو سچی خوابیں بھی آیا کرتی تھیں۔ جن میں سے اکثر خاکسار نے بھی پوری ہوتے دیکھیں۔ آپ گجرات شہر کے زعیم انصار اللہ بھی رہے۔ اور اپنی کارکردگی کے لحاظ سے ایک یا دو دفعہ علم انعامی بھی حاصل کیا۔

ایک اور بات جس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سلسلہ کے ساتھ آپ کی محبت بہت زیادہ تھی اور جذبہ اطاعت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جماعتی کاموں کے سلسلہ میں ان سے جب کوئی گذارش کرتا تو کہا کرتے کہ سید صاحب حکم فرمائیں میں آپ کا حکم نہیں ٹال سکتا آپ ناظم ہیں جب میں کہا کرتا کہ آپ تو بزرگ ہیں بڑے ہیں آپ اس طرح نہ کہا کریں تو کہتے کہ عہدہ کے لحاظ سے آپ بڑے ہیں۔ دن ہو یا رات جب بھی دینی خدمت کے لئے پکارا تو آپ سب کام کاج چھوڑ کر لبیک کہتے اور دکان بند کر کے سفر پر چل پڑتے اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنے قرب سے نوازے اور ان کے بیٹوں کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے اور جس طرح وہ خود سلسلہ سے محبت رکھتے تھے پسماندگان کو بھی ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیک بنائے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم نصیر احمد صاحب بٹ (لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے ۹۴-۱۲-۶ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام ازراہ شفقت نعیم احمد عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

ایڈریس درکار ہے

○ قطعات نمبر ۱/۹-۸ دارالفضل جو مکرم شیخ محمد حسین صاحب (وفات یافتہ) آف چنیوٹ کے نام ہیں کے ورثاء کے ایڈریس دفتر ہذا کو درکار ہیں۔ کسی دوست کو معلوم ہوں یا ورثاء خود یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری آبادی ربوہ)

بجلی بند رہے گی

○ مورخہ ۹۴-۱۲-۱۷ صبح ۹ بجے تا ۲ بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

(دفتر واپڈا ربوہ)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

طلبہ راہنمائی حاصل کریں

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو امسال قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ لے رہے ہیں۔ مزید راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

اس اخبار کے صفحہ ۴ پر یہ مصرع درست کر لیجئے

ہرچہ آئد بر سر فرزند آدم بگذرد

(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۱

آپ ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے۔ محترم بنگوی صاحب مولوی رحمت اللہ صاحب (باناں والے) یکے از رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بیٹے اور محترم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب (وفات یافتہ) سابق افسر جلسہ سالانہ انگلستان کے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے آپ کی نماز جنازہ ۶ دسمبر صبح ۱۱ بجے پڑھائی جس میں ایک کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ قبل ازیں آپ کی نماز جنازہ کراچی میں بھی ادا کی گئی تھی۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ان کی بخشش فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خدمت اور ترقی کی جانب
ایک اور قدم
اب پیش کرتے ہیں اپنی لیبارٹری میں
کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص
روغنیات
• روغن بادام • روغن کدو • روغن خشخاش
اور روغن تل تھوک و پرچون دستیاب
ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ
فون: 21538

خبریں

ربوہ : 14 دسمبر-1994ء
صبح اور رات کو شدید سردی
اور دن کو تیز دھوپ ہوتی ہے
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے بالاخر پارلیمنٹ کی بالادستی تسلیم کرلی ہے۔ اسیر سینیٹر چوہدری شجاعت حسین کو سینٹ کے اجلاس میں پیش کر دیا گیا۔ چیئرمین سینٹ نے حکومت کو دو دن کی مہلت دی تھی جس کے پورا ہونے پر سینیٹر کو ایوان میں پیش کر دیا گیا۔ چوہدری شجاعت حسین کو اڈیالہ جیل راولپنڈی سے پنجاب پولیس کی تحویل میں صبح ساڑھے نو بجے پارلیمنٹ ہاؤس میں سارجنٹ ایٹ آرمز کے حوالے کیا گیا۔ لیگی لیڈر ایوان میں داخل ہوئے تو ڈیسک بجا کران کا خیر مقدم کیا گیا۔

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے اپنے چیمبر میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری شجاعت حسین ایو اپنی درخواست پر عدالتی حکم کے تحت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چیئرمین سینٹ ں رولنگ کے پیش نظر اور اس کا احترام کرتے ہوئے حکومت نے عدالت کے فیصلے کو چیلنج نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنے پرانے موقف پر قائم ہے اور یہی موقف درست ہے۔

○ وزیراعظم کی جانب سے سپیکر کی رولنگ کو غیر آئینی قرار دینے پر ارکان قومی اسمبلی نے وزیراعظم کے خلاف تحریک استحقاق پیش کردی ہے۔ تحریک میں کہا گیا ہے کہ اس بیان سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ جب اخبار کا اڈیٹر یہ جانتا ہے کہ کسی نے کشمیر یا ایٹمی پالیسی پر ملکی مفادات کا سودا نہیں کیا تو ایسی خبر کو شہ سرخیوں سے دینا غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافت مملکت کا چوتھا ستون ہے صحافیوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہونا چاہئے۔ آج پاکستان میں صحافت آزاد ہے۔ اس آزادی کا صحیح استعمال کیا جانا چاہئے۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ پارلیمنٹ عدلیہ کو تباہی سے بچائے۔ فوج تو اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرکے ایف آئی اے کی تحویل میں دینے کی منصوبہ بندی کرلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایوان میں آنے کے لئے عدالت سے درخواست نہیں کی وزیر قانون نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

○ کراچی کی صورت حال پر گول میز کانفرنس اسی ماہ ہو گی۔ صدر اور وزیراعظم بھی شریک ہوں گے۔ ۵۔ رکنی رابطہ کمیٹی اس مقصد کے لئے قائم کر دی گئی ہے۔

○ کاسابلانکا میں وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے سعودی عرب اور ملائشیا کے وزرائے خارجہ سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ اپوزیشن سندھ کا بٹوارہ کرنا چاہتی ہے۔ اقلیت کو اکثریت پر ترجیح دینا ظلم ہے۔ سندھ کے باشندوں میں مذہب اور زبان کی بنیاد پر تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایک خاص آبادی کو حقوق سے محروم کرنے کا تاثر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ کراچی کی علیحدگی کی باتیں پاکستان کے خلاف سازش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پورے پاکستان کی جنگ لڑ رہا ہوں بھارت کشمیر کا حساب سندھ میں چکانا چاہتا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے الطاف حسین کو مذاکرات کی براہ راست پیشکش پر مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر نیتیں صاف نہ ہوں تو مذاکرات کا کیا فائدہ۔ ایم کیو ایم کے دروازے تمام سیاسی جماعتوں کے لئے کھلے ہیں۔ چھاپے اور گرفتاریاں بند کی جائیں تو مذاکرات کا مثبت جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ محض مذاکرات کی پیشکش کوئی بڑی بات نہیں اگر مذاکرات چاہتے ہیں تو کس فریق سے؟ جس سے آپ نفرت کرتے ہیں اس سے؟ مذاکرات کا وعدہ کر لینا پیپلز پارٹی کی عادت بن چکی ہے۔ لیکن جب عمل درآمد کا وقت آتا ہے تو انحراف کر جاتی ہے۔

○ کاسابلانکا میں شروع ہونے والی اسلامی کانفرنس کمیٹی نے کشمیر میں بھارتی مظالم کی مذمت کے لئے پاکستان کی حمایت کر دی ہے۔ پاکستان کی قرارداد منظور کر لی گئی جس میں کشمیریوں کے منصفانہ موقف کی حمایت کی گئی۔ اور مقبوضہ وادی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر بھی توجہ دلائی گئی۔ عراق پر سلامتی کونسل کی پابندیوں کے ہٹائے جانے کے معاملہ پر ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا۔ سعودی عرب اور کویت نے یہ موقف اختیار کیا کہ حملے کا خطرہ موجود ہے۔ پابندیاں موجود رہنی چاہئیں یہ مسئلہ ایجنڈے میں شامل نہ کیا جائے۔ اس ڈیڈلاک پر پاکستانی ترجمان نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ حساس معاملہ ہے اس پر افہام و تفہیم کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ کراچی میں تین ڈاکوؤں سمیت آٹھ افراد ہلاک ہو گئے۔ کراچی میں موبائل پولیس اور کوچ پر فائرنگ کی گئی۔ معین آباد ملیر میں کوچ پر فائرنگ سے کنڈکٹر ہلاک ہو گیا۔ پولیس نے ملزموں کا پیچھا کیا تو اس پر فائرنگ کی گئی۔ پولیس نے جوابی فائرنگ کی تو ایک ملزم ہلاک اور ایک گرفتار ہو گیا۔ اس واقعہ کے خلاف کوچ ڈرائیوروں نے ہڑتال کر دی۔ سولجر بازار کے ایک گھر میں پولیس مقابلہ میں تین ڈاکو مارے گئے تین فرار ہو گئے۔

○ سپیکر قومی اسمبلی نے نواز شریف، اعجاز الحق اور شیخ رشید کے خلاف نااہلی کے ریفرنس روکے ہوئے ہیں۔ یہ ریفرنس علی اکبر ونیس نے سپیکر کو الیکشن کمیشن کو بھجوانے کے لئے دیئے تھے۔ تینوں ریفرنس کئی ماہ سے سپیکر کے پاس پڑے ہیں کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی۔ مسٹر علی اکبر ونیس نے یہ ریفرنس الیکشن کمیشن کو نہ بھیجنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔ سپیکر یوسف رضا گیلانی نے سٹینڈنگ کمیٹیوں سے اپوزیشن ارکان کے استعفے بھی روک لئے۔

○ روس کی جس فوج نے آزادی کا اعلان کرنے والی مسلم ریاست چیچنیا پر حملہ کیا تھا اس کو سخت مزاحمت کا سامنا ہے۔ چیچنیا کی فوج نے ۱۵۰ گاڑیوں کے روسی دستہ پر میزائیلوں سے حملہ کیا اور ۷۰ فوجی ہلاک کر دیئے۔ روسی فوجوں کے حملہ کے بعد یہ پہلا بڑا تصادم تھا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمران اپنے مذموم عزائم پورے کرنے کے لئے کوئی بھی حد پھلانگنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہران بینک سکینڈل میں ملوث ہونے سے صدر، وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ سرحد عوام کی نظروں میں اتنا گر گئے ہیں کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

○ حکومت نے گیس کی قیمتوں میں دوگنا اضافہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ فیصلہ توانائی کے شعبہ میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کو مطمئن کرنے کے لئے کیا جارہا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے مراکش کے شہر کاسابلانکا میں کئی اسلامی سربراہوں سے ملاقات کی۔ شاہ حسن نے اسلامی سربراہ کانفرنس کا افتتاح کیا۔ ۱۹۔ اسلامی ملکوں کے سربراہ اور باقی کے نائب صدر اور وزراء خارجہ نے شرکت کی۔ کشمیر کے تین اہم لیڈروں نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے خواتین نشستوں کے بارے میں مسٹر نواز شریف کی بیگم کلثوم نواز کی تجویز مان لی ہے۔ کلثوم نواز نے یہ انتخابات متناسب نمائندگی کے تحت کرانے کی تجویز دی تھی مسلم لیگ (ن) کی ممناز رفیع سے یہ تجویز تحریری طور پر بھجوانے کے لئے کہا گیا ہے۔ متناسب نمائندگی کے تحت انتخاب صرف آئندہ تین سال کے لئے ہو گا۔ اس کے بعد نیا طریق کار اختیار کیا جائے گا۔ خواتین ایک ہفتہ میں رکن اسمبلی بن سکیں گی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ چیچنیا سے جنگ روسی صدر کو الٹی بھی پڑ سکتی ہے۔

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک ٹائم
رحمت بازار صبح ½10 تا 2 بجے
شام 4 تا 8 بجے
دارالیمین وسطی صبح ½8 تا ½10 بجے
نوٹ: خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں
• ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر آف 1937ء
• ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی D.H.M.S R.H.M.P
فون : 211186

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ٥ دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379

عنقریب افتتاح
ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
بالمقابل الائیڈ بنک
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا